فردوسِ نعت

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
0300.6674752-0300.7681230

نعت و منقبت کا حسین مجموعہ

بانیٔ شہرِ نعت

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد 0300.6674752

نام کتاب	فردوس نعت
موضوع	نعت ومنقبت
مصنف	علامہ صائم چشتی رح
پہلی بار	ربیع الاول ۱۴۰۶ھ
دسویں بار	فروری 2009ء
گیارہویں بار	مارچ 2010
طابع	محمد حسنین محمد علی چشتی
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز

پیشکش

صائم چشتی نعت ریسرچ سینٹر

رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد

email.chishtikutabkhana@gmail.com

انتساب

بصد عجز و انکسار سیّدہ آمنہ

کے نام

کنیز زادہ اُم رسول

صائم چشتی

نذرِ عقیدت

بصد احترام وادب

والدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سیّدنا عبداللہ علیہ السّلام

کے حضور میں

غلام زادہ آبائے رسول

صائمؔ چشتی

۱۲ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

تعارف مصنّف

مفسرِ قرآں، محققِ دوراں، فنافی الرسول، بانی شہرِ نعت

حضرت علامہ صائم چشتی علیہ الرحمۃ اللہ

از:۔ محترم جناب نور الزماں نوری فاضل منہاج القرآن یونیورسٹی

حضرت علامہ صائم چشتیؒ اردو اور پنجابی کے معروف نعت گو شاعر، ادیب اور مترجم تھے وہ تمام عمر علم و ادب کے فروغ و اشاعت کیلئے مصروفِ عمل رہے بڑے بڑے نامور نعت گو شاعر ان کے شاگرد رہے ہیں۔

ولادت :۔

علامہ صائم چشتیؒ کی پیدائش دسمبر 1932ء میں ضلع امرتسر کے قصبہ ''گنڈی ونڈ'' میں ہوئی آپ کا تعلق شیخ برادری سے تھا۔ والدِ گرامی شیخ محمد اسماعیلؒ تجارت پیشہ کے ساتھ ساتھ مذہبی لگاؤ بھی رکھتے تھے اور گاؤں کی مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم دیتے تھے۔

تعلیم :۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی قرآن پاک ناظرہ کے علاوہ عربی اور فارسی کی بنیادی تعلیم بھی اپنے والد گرامی سے حاصل کی آپ چونکہ اپنے والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھے اس لئے والد نے آپ کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے پرائمری گنڈی ونڈ سے حاصل کی،

آپؒ نے دینی تعلیم کا آغاز جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مولانا سیّد منصور شاہ صاحب سے صرف ونحو پڑھتے ہوئے کیا۔ موصوف ہی سے آپ نے علوم متداولہ کی تمام کتب پڑھیں اور آٹھ سالہ درس نظامی کا کورس اپنی

ذہانت وفطانت کی بنا پر دو سال میں مکمل کرلیا۔ پھر دورۂ حدیث شریف جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول رضوی سے مکمل کر کے 1970 ء میں دستارِ فضیلت اور سند حاصل کی دینی تعلیم کے علاوہ آپ نے طبیہ کالج سے طب یونانی میں ڈپلومہ بھی حاصل کیا۔

شاعری میں مقام :۔

آپ بچپن ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں نعت لکھتے تھے آپ کے اس جوہر کو فیصل آباد کے مذ ہبی ماحول میں اور جلاء ملی آپ کی لکھی ہوئی نعتیں شہر میں ہونے والی محافل میلاد اور عرسوں کی تقریبات میں پڑھی جا نے لگیں اس سے آپ کا نام شہر میں گونجنے لگا جو جلد ہی پورے ملک میں نعتیہ شاعری کے اعتبار سے مقبول ومعروف ہوگیا فیصل آباد میں ہونے والے پنجابی اور اردو کے مشاعروں میں شرکت کی تو ہر طرف سے داد پائی۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو مختلف زبانوں اردو، فارسی، عربی، پنجابی اور سرائیکی پر مکمل عبور تھا وہ پاکستان کے مختلف علاقوں میں ہونے والی ادبی تقریبات، محافل، میلاد، محافل نعت اور سیرت النبی کانفرنسوں میں شریک ہو تے اور اپنا کلام سنا کر داد حاصل کرتے۔

آپ نے فیصل آباد 1990 ء کی دہائی میں ہنگامہ خیز ادبی تحریک شروع کی پنجابی بزمِ ادب کے وہ بانی تھے اس بزم کے پلیٹ فارم سے آل پاکستان مشاعرے، طرحی مشاعرے اور نعتیہ محافل ان کا طرۂ امتیاز تھا 1965 کی پاک بھارت جنگ کے بعد دھوبی گھاٹ کے گراؤنڈ میں ہونے والا ملک گیر مشاعرہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ تھا اس اجتماع میں ایک لاکھ کے قریب افراد نے شرکت کی اس سے پہلے یا اس کے بعد آج تک اتنی بڑی محفل مشاعرہ اس شہر میں منعقد نہیں ہوسکی آپ مشہور نعت گو شاعر دائم اقبال دائم کی مناسبت سے اپنا تخلص صائم لکھتے تھے۔

آپ کی نعتیہ شاعری اور شاگرد :۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف نعتیہ شاعری کی بلکہ ملک میں نعت گو شاروں اور نعت خوانوں کی اچھی بھلی جماعت تیار کی کئی شاعر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصلاح لیتے تھے اردو اور پنجابی زبان کی اپنی لکھی ہوئی کتب کی تعداد ایک سو سے زائد ہے آپ پورے پاکستان کے شاعروں سے نعت لکھواتے اور ان کی

حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ان کے مجموعوں کو شائع کرتے

آپ کے چشتی کتب خانہ پر ہر سال منعقد ہونے والی محفلِ نعت پاکستان بھر میں خصوصی شہرت کی حامل تھی اس محفل میں نعت پڑھنے کے لئے ملک کے سینکڑوں نعت خواں منتظر رہتے اور سٹیج پر آکر نعت پڑھنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے۔

آپ بعض دفعہ ہلکے پھلکے مشاعرے اپنی دکان پر ہی کرڈالتے داد دینے میں آپ نے کبھی بخل سے کام نہ لیا خصوصاً نوآموزوں کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرماتے آپ کی دکان پر اکثر شاعروں اور نعت خوانوں کی مجلس رہتی نعت کے میدان ان کی خدمات کی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ فیصل آباد کو شہر نعت بنانے میں آپ کا بہت بڑا کردار ہے ۔اسی لئے آپ کو بانیٔ شہر نعت کہا جاتا ہے۔شاعری میں آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن میں خاص طور پر درج ذیل اسماء گرامی محتاجِ تعارف نہیں ☆ جناب الحاج یوسف نگینہ صاحب ☆ الحاج طاہر رحمانی المعروف حافظ بجلی ☆ جناب عبدالستار نیازی ☆ جناب سید ناصر چشتی ☆ جناب محمد مقصود مدنی ☆ جناب یٰسین اجمل ☆ جناب جمیل چشتی ☆ جناب اقبال شیدا ☆ جناب قائد شرقپوری ☆ جناب سید خضر حسین شاہ ☆ جناب واصف بڈیانوی ☆ جناب بری نظامی ☆ جناب صدف جالندھری ☆ جناب بری نظامی ☆ محمد دین سائل ☆ کوثر علی چشتی ☆ محمد دین پروانہ گوجروی ☆ دلکش فیصل آبادی ☆ محمد یعقوب سفر ☆ محمد امین برق فیصل آبادی ☆ حکیم مشتاق احمد مشتاق ٹوبہ ☆ محمد اسلم شاہ کوٹی ☆ عبدالخالق تبسم ☆ محمد گلزار چشتی ☆ نذیر احمد راقم ☆ عبدالرشید ارشد ☆ محمد رمضان راشد ☆ عاشق علی حق اور ڈاکٹر محمد یونس ملتانی

آپ کی نعتوں میں غنائیت اور نغمگی آپ کے مزاج کا خاصہ ہے آج کل اکثر بڑے بڑے نعت خواں بڑی بڑی محافل میلاد میں آپ کی نعتیں پڑھ کر داد حاصل کر رہے ہیں۔

وصالِ پاک :۔

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھر پور زندگی گزارتے ہوئے 22 جنوری 2000ء میں کورات کے وقت اپنی جان خالقِ حقیقی کے سپرد کی آپ کی نمازِ جنازہ میں شہر کے ممتاز علماء، شعراء، ادباء اور نعت خوانوں کے علاوہ کثیر تعداد میں عامۃ الناس نے شرکت کی ۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے علاوہ تین بیٹوں کی نعمت سے نوازا بیٹوں کے نام یہ ہیں۔صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی ،صاحبزادہ محمد شفیق مجاہد صاحبزادہ محمد توصیف حیدر آپ کی اولاد

کے علاوہ کثیر تعداد میں نعت خواں اور شعراء آپ کے نام اور کام کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

عرس مبارک :۔

ہر سال چودہ شوال المعظم کو آپ کا عرس مبارک نہایت تزک و احتشام سے جامع مسجد سیّدنا حیدرِ کرار رحمت ٹاؤن غلام محمد آباد فیصل آباد میں منایا جاتا ہے ۔مزار مبارک کو غسل دیا جاتا ہے، رسمِ چراغاں ہوتی ہے، چادر پوشی، ختم شریف کا اہتمام کیا جاتا ہے۔محفلِ سماع ،نعت خوانی اور علمائے کرام کے خطابات ہوتے ہیں اِن مبارک تقاریب میں ملک اور بیرون ملک سے مشائخ عظام شرکت فرماتے ہیں۔

کریم وکردگار تُو

کریم و کردگار تُو ، عظیم و ذی وقار تُو
دِلوں کا ہے قرار تُو ، چمن چمن بہار تُو
خدائے ذُوالمنن ہے تُو
فروغِ انجمن ہے تُو

قدیم و لازوال تُو ، ازل سے بے مثال تُو
جمال تُو جلال تُو ، کمال کا کمال تُو
تِرا جمال زندگی
تِرا جلال زندگی

تِرا نشاں قدم قدم ، تِرا گذر حرم حرم
تِرے سوا عدم عدم ، تِری ادا کرم کرم
یہاں بھی نور بار تُو
وہاں بھی کردگار تُو

تجھی سے گُل کی تازگی ، تجھی سے دِل کی زندگی
تجھی سے چاند چاندنی ، تجھی سے نور روشنی
تجھی سے نکہتِ چمن
تجھی سے گُل کا بانکپن

عجیب اضطراب ہے ، یہ زندگی عذاب ہے
حقیقتوں سے دُور ہوں ، قدم قدم سراب ہے
مِرے خدا بچا مجھے
سکون کر عطا مجھے

اُٹھی ہیں غم کی آندھیاں ، دماغ ہے دھواں دھواں
مِرے کریم تھام لے ، شدید ہے یہ اِمتحاں
تِرے سوا کسے کہوں
خدا کسے کہوں

اگرچہ تجھ سے دُور ہوں ، مگر تِرے حضور ہوں
بھٹک گیا ہوں اِس لئے ، کہ محض بے شعور ہوں
خدایا نُور بخش دے
مجھے شعور بخش دے

رحیم ہے تُو رحم کر ، مِری خطا سے درگذر
تِرے کرم کا ذوق ہے ، سوال ہو سوال پر
گدائے بے مثال ہوں
سوال ہی سوال ہوں

مِری نظر کو کیا ہوا ، مِری خبر کو کیا ہوا
دِل و جگر کو کیا ہوا ، جہانِ زر کو کیا ہوا
عجب نصیب سوگئے
سبھی فرار ہوگئے

جہاں کو غم سناؤں کیا ، جہانِ غم دکھاؤں کیا
گِرا ہوں خود اُٹھاؤں کیا ، تجھے میں اب بتاؤں کیا
خدایا تُو بصیر ہے
علیم ہے خبیر ہے

مِرے خدائے لم یزل ، عطا ہو مشکلوں کا حل
مصیبتوں کی بھیڑ میں ، گِھرا ہوا ہوں آجکل
غم و اَلم ہے یاس ہے
تِرے کرم کی آس ہے

تو ربِّ کائنات ہے ، تو خالقِ حیات ہے
تِری ہی ذات کو فقط ، دوام ہے ثبات ہے
بفیضِ ذاتِ کبریا
عطا ہو میرا مُدعا

کرم تِرا کہاں نہیں ، عیاں نہیں نہاں نہیں
بھریں نہ خالی جھولیاں ، یہ رسم تیرے ہاں نہیں
تِری عطا کی حد نہیں
سوال مسترد نہیں

تِری عطا عظیم تر ، تِری سخا عظیم تر
مِری خطا بڑی سہی ، ہے دَر تِرا عظیم تر
قبول ہو دُعا مِری
معاف ہو خطا مِری

مِرا جہاں اَلم کا گھر ، نہالِ دل ہے بے ثمر
مصیبتوں کی شوخیاں ، ہیں الامان و الحذر
مِرے خدائے محتشم
کرم کرم کرم کرم

گھڑی عجیب آگئی ، حیات سٹپٹا گئی
جہانِ کیف دیکھ کر ، نظر فریب کھا گئی
جہانِ کیف کچھ نہیں
مجھی میں حیف کچھ نہیں

تُو ہی تو تھا تُو ہی تو ہے ، تجھی سے سُر تجھی سے لے
تجھی سے معرفت کی مَے ، تجھی سے ہے وجودِ شے
دِلوں کا ہے سرور تُو
جہانِ رنگ نور تُو

تجھی سے سب تجھی میں سب ، تجھی سے ہیں سبھی سبب
تمام عالموں کے رب ، سبھی کو ہے تِری طلب
سبھی کا آسرا ہے تُو
سبھی سے ماوریٰ ہے تُو

جہانِ رنگ و بو تُوئی ، جہاں کی آبرو تُوئی
درخشاں سو بسو تُوئی ، وحید و وحدہٗ تُوئی
بصیر تُو حسیب تُو
قریب سے قریب تُو

رفیق و کارساز تُو ، شفیق و بے نیاز تُو
فراز کا فراز تُو ، فقیر کو نواز تُو
گدا کو ذوالجلال دے
مِری بلا کو ٹال دے

جفا ملی جدھر گیا ، میں زندگی سے ڈر گیا
جہاں سے جی ہے بھر گیا ، میں ٹوٹ کے بکھر گیا
بچالے مجھکو اے خدا
کرم ہو بہرِ مصطفیٰ

گِرا عجیب کوہِ غم ، بنا ہوں پیکرِ الم
بڑھے ہزار پیچ و خم ، ہیں ٹھوکریں قدم قدم
یہ زندگی محال ہے
کرم کا بس سوال ہے

الٰہی پُرخطا ہوں میں ، گدائے بے نوا ہوں میں
سدا سے بے وفا ہوں میں بھٹک گیا ہوں میں
ہوں دیکھتا اِدھر اُدھر
گئی ہیں منزلیں کدھر

عزیز تُو حقیر میں غنی ہے تُو فقیر میں
حکیم تُو ظہیر میں ، ہوں نفس کا اسیر میں
کدورتوں سے باز رکھ
نظر میں چارہ ساز رکھ

فنا ہوں میں بقا ہے تُو ، ہوں مرض میں دوا ہے تُو
سوال میں سخا ہے تُو ، گدا ہوں میں خدا ہے تُو
طلب ہے اضطرار ہے
کرم کا انتظار ہے

کریم تُو ذلیل میں ، جمیل تُو رذیل میں
عظیم تُو قلیل میں ، خطا کا سنگِ میل میں
نگاہِ فیض بار کر
بھنور سے مجھ کو پار کر

تِرا کرم ہے بیش تر مِرا سوال مختصر
سبھی پہ وا ہے تیرا در ، کرم ہو میرے حال پر
محیط و بیکراں ہے تُو
بڑا ہی مہرباں ہے تُو

عُروج پر ہے بے کسی ، کمال پر ہے بے بسی
عطا ہو صائمؔ آگہی ، دِکھا دے مجھ کو روشنی
جہان کا تُو نور ہے
زمین و آسمان کا

حضور آئے حضور آئے

دلیلِ کبریا بن کر حضور آئے حضور آئے
بہارِ جانفزاء بن کر حضور آئے حضور آئے

نہ گھبراؤ گنہگارو مِلے گا چین بیمارو
غمِ دِل کی دوا بن کر حضور آئے حضور آئے

خوشی کے پھول برساؤ ، سلامی کے لئے آؤ
ہمارا آسرا بن کر حضور آئے حضور آئے

ہے رحمت ہر طرف چھائی گنہگاروں کی بن آئی
کرم بن کر وفا بن کر حضور آئے حضور آئے

ہے نغمہ آج رحمت کا ، سجا کر تاج رحمت کا
نِگارِ انبیاء بن کر حضور آئے حضور آئے

نبی آئے غلامی کو جُھکے تارے سلامی کو

رسَالت کی ضیاء بن کر حضور آئے حضور آئے

بچھا کے دِل کے دامن کو پڑھیں گے نعت ہم صاؔئم

کرم کی انتہا بن کر حضور آئے حضور آئے

جانِ بہار آئے

سُلطانِ ہر دو عالم ، جانِ بہار آئے
اَفلاک و لامکاں کے نبی شہسوار آئے

اِعلان کرکے اُن کا سَبھی اَنبیاء گئے جب
نبیوں کی سلطنت کے نبی شہریار آئے

جو بھی طلب ہے تُم کو مِرے مُصطفٰی سے مانگو
لے کے ہیں وہ خُدا سے سبھی اِختیار آئے

قَدۡ جَاءَ کُمۡ مِنَ اللہ ! نُورُ کا تاج پہنے
رَبّ ِ جہاں کا پہلا وہی شاہکار آئے

رضوان ہوں کہ قُدسی ، حُوریں ہوں یا ملائک
بہرِ جمالِ احمد سبھی بار بار آئے

رُخ پر شفاعتوں کا سہرا سجا کے آقا
سَبھی عاصیوں کے دِل کا بن کر قرار آئے

راہیں رہے سجاتے ، جِن کی رسول سارے
وہی تاجدارِ عالم عالی وقار آئے

جب چاند آمنہ کا جھولی میں اُن کی آیا
قدموں پہ اُن کے قُدسی ہونے نثار آئے

انوار سے تھا جِن کے عَرشِ عظیم روشن
صآئم زمیں کو کرنے وہی تابدار آئے

نُورِ قدیم آگئے

روشن ہوئے ہیں دوجہاں ، نُورِ قدیم آگئے
سب کی بھریں گی جھولیاں میرے کریم آگئے

جلوۂ طُور آگیا جھولی تِری میں آمنہؓ
دینے تُجھے سلامیاں موسیٰ کلیم آگئے

غم میں کِسی کو دیکھ کر ہوتے رہے جو غمزدہ
آئے ہیں ایسے مہرباں ایسے رحیم آگئے

مہرِ سپہرِ انبیاء سارے جہاں کے مُقتداء
بعد از خُدائے کبریا، سب سے عظیم آگئے

جِن کے لئے جہان کو لایا خُدا وجود میں
ساری خُدا کی نعمتیں لے کر قسیم آگئے

دَامن بچھا کے عاصیو پڑھتے رہو سلام سب
موتی کرم کے بانٹنے دُرِّ یتیم آ گئے

جِن کے بنیں گے مقتدی اقصیٰ میں سارے انبیاء
صآئمؔ وہ آج صاحب لُطفِ عمیم آ گئے

حضور آئے حضور آئے

خوشی مناؤ اے غم کے مارو حضور آئے حضور آئے
سہارا مانگو اے بے سہارو حضور آئے حضور آئے

نِگاہیں اپنی جُھکا کے رکھنا، دِلوں کے دامن بچھا کے رکھنا
بَھرے گی جھولی نبی کے پیارو حضور آئے حضور آئے

نبی کی محفل میں آنے والو خوشی میں غم کو دبانے والو
مِلے گا آرام بیقرارو حضور آئے حضور آئے

سجا ہوا گھر ہے آمنہ کا ہے چاند جھولی میں لامکاں کا
جُھکو سلامی کو چاند تارو ، حضور آئے حضور آئے

خزاں سے کہہ دو چمن سے جائے نہ ہم غریبوں کو یوں ستائے
چلی بھی آؤ حسیں بہارو حضور آئے حضور آئے

نگاہِ صائم کو دیکھنے دو جمالِ سرکارِ ہر دو عالم
رُکو بھی آنکھوں کی آبشارو حضور آئے حضور آئے

تشریف لے آئیں

مِرے آقا مِرے حاجت روا تشریف لے آئیں
کھڑے ہیں آپ کے دَر کے گدا تشریف لے آئیں

مصیبت کو مٹانا آپ ہی کا کام ہے آقا
مصائب کی ہوئی ہے اِنتہا تشریف لے آئیں

سنور جائیں مُقدّر نُور میں محفل یہ ڈَھل جائے
اگر اِک بار محبوبِ خُدا تشریف لے آئیں

شَبِ معراج جب آقا سرِ عَرشِ بریں پہنچے
نِدا آئی بصد ناز و ادا تشریف لے آئیں

گھرا ہوں مُشکلوں میں ہر طرف دورِ مصیبت ہے
خُدارا اَب مِرے مُشکل کُشا تشریف لے آئیں

فِدا ہو جاں مِری آقا تِرے وَالشّمس چہرے پر
ہے غم کی چھا گئی کالی گھٹا تشریف لے آئیں

ہے محتاجِ کرم یہ پُر خطا عاصی تِرا صآئم
کرم بن کر عطا بن کر شہَا تشریف لے آئیں

مِرے آقا آجا

چشمہء فیض و کرم جانِ تمنّا آجا
اے مِری جان کے مالک مِرے آقا آجا

ہو گئی طُول شبِ ہجر مثالِ محشر
اب تو اے چاند مدینے کے خُدارا آجا

یا مُجھے طیبہ کی راہوں میں مٹا دے یکسر
یا مِرے دِل میں مِرے آقا و مولا آجا

مَیں تو مجبور ہوں سرکار مَیں آؤں کیسے
تُو ہے مختارِ دو عالم شہہِ والا آجا

چشمہء چشم ہے لبریز مِرا اشکوں سے
پھِر بھی اے ساقئ کوثر ہوں پیاسا آجا

کِشتِ اُمیّد مِری خشک ہوئی جاتی ہے
مَوجزن ہو کے تُو اب نُور کے دریا آجا

جب سے سرکار نے صآئم پہ نظر ڈالی ہے
بَس یہی دِل کی صدائیں ہیں کہ آجا آجا

خالق کی تصویر ہے

چاند تاروں میں سورج میں جلوہ نُما کملی والے محمد کی تنویر ہے
اُن کی صُورت پہ قرآں کی ہیں سُورتیں اُن کی تَصویر خالق کی تصویر ہے

یوں مقدّر کو اپنے سنوارا کرو یا محمد محمد پُکارا کرو
اُن کی صُورت کو دِل میں اُتارا کرو اُن کی صُورت ہی قُرآں کی تفسیر ہے

اُن کو وَالنّجم وَالفَجر طٰہٰ کہوں وَالضُّحیٰ یا کہ نورٌ مُنیرا کہوں
اُن کے دستِ یدُ اللہ پہ قُربان مَیں جس میں اِنَّا فتحنا کی شمشیر ہے

میرے آقا میں ناچیز و نادار ہوں مَعصیّت میں ہمیشہ گرفتار ہوں
میری قسمت بدل صدقہ حسنین کا تیرے ہاتھوں میں عالم کی تقدیر ہے

تیری خاطر سبھی ہیں نظارے بنے تیرے خادم ھدایت کے تارے بنے
کوئی صدّیق ! فاروق کوئی بنا تیری نظروں کی آقا یہ تاثیر ہے

بالیقیں میں سراپا خطا کار ہوں دَامِ عِصیاں میں ہر دم گرفتار ہوں
حُسنِ اِسمِ محمد کی ہیں برکتیں میری مقبول صآئم جو تحریر ہے

دَردمَندو مِرے آنسوؤں میں

دَردمَندو ! مِرے آنسوؤں میں مانتا ہوں روانی نہیں ہے
کیسے اَشکوں کے دریا بہادوں میری آنکھوں میں پانی نہیں ہے

کب بُلاؤ گے شاہِ مدینہ جَل رہا ہے جُدائی میں سِینہ
جی رہا ہوں مگر میرے آقا یہ مِری زندگانی نہیں ہے

یاد آتا ہے جب بھی مدینہ کٹنے لگتا ہے میرا کلیجہ
اِتنی آسان اے سُننے والو میرے غم کی کہانی نہیں ہے

سارے جلوے حسیں سے حسیں ہیں جانفزا دِلرُبا دِلنشیں ہیں
کِس کو دیکھوں مقابل میں اُن کے اُن کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے

میرے محبوب زندہ نبی ہیں بلکہ ہر چیز کی زندگی ہیں
اُن کے ذاکر کو کیا موت آئے ذکر جب اُن کا فانی نہیں ہے

تُم سمجھتے ہو یہ جا رہا ہے موت کے ڈر سے گھبرا رہا ہے
گُم ہے صآئم تصوّر میں اُن کے موت کی یہ نشانی نہیں ہے

اشکباری کے دن آگئے

پِھر مَدینے کی جانب چلے قافلے
پِھر مِری بیقراری کے دِن آگئے
چشمِ بیتاب بیتابیاں چھوڑ دے
اَب تِری اَشکباری کے دِن آگئے

زائِرو ! صَد مُبارک ہوں یہ مرحلے
بن کے مہمان آقا کے ہو جا رہے
اَشک کیف و مُسرّت کے مَت روکنا
خَیر سے آہ و زاری کے دِن آگئے

جب مناظر مدینے کے مِل جائیں گے
خود بخود پھول زخموں کے کِھل جائیں گے
خوں کے آنسُو بہا ، خوب دریا چلا
کِشتِ دِل آبیاری کے دِن آگئے

بابِ جنّت کا نَقشہ ہے بابِ حرم
ہے وہاں پر خُدا کا کرم ہی کرم
جو بھی مانگو گے مِل جائے گا بالیقیں
رَحمتِ ذاتِ باری کے دِن آگئے

زائرو! باب رحمت کے کُھل جائیں گے
سارے دفتر گُناہوں کے دُھل جائیں گے
یاد رکھنا مُجھے بھی خُدا کے لئے
اَب ہیں بَخشش تُمہاری کے دِن آگئے

آہِ دِل یوں نِکل آسماں رو پڑے

جانِ مَن یوں تڑپ کہ جہاں رو پڑے

چِیر کے رکھ دے صآئم گریبانِ دِل

کیفیت اِضطراری کے دِن آ گئے

پانچتن کی بات کریں

ہے چاند رات کسی سِیمتن کی بات کریں
کِھلے ہیں پھول مِرے گُل بدن کی بات کریں

یہی ہے کام غلاموں کا یارسول اللہ
تری ادا کی تِرے بانکپن کی بات کریں

گلاب و لالہ کے چہروں پہ اوس پڑ جائے
مدینہ پاک کے غُنچہ دہن کی بات کریں

علی ہیں حضرتِ حسنین ہیں صحابہ ہیں
سُرور و نور بھری انجمن کی بات کریں

تمام آلِ محمد ہے نُورِ ربّانی
مِلے گا نُورِ خُدا پانچتن کی بات کریں

ہمارے ساتھ ہمارا ہے رَہبرِ اعظم
ہمارا کام نہیں ، راہزن کی بات کریں

خیالِ نعتِ پیمبر میں رات دِن صآئم
یہی ہے مَن میں کہ بَس اپنے مَن کی بات کریں

نوری کرن کا کیا کہنا

دو ٹکڑے جِس نے چاند کیا اُس مَاہِ مَدن کا کیا کہنا
طٰہٰ کے پیچ ہیں زُلفوں میں، گیسُو کی پھبن کا کیا کہنا

جو بات بھی کی قُرآن بنا ، قُرآن کی یا تفسیر بنی
محبوب محمد عربی کے اندازِ سخن کا کیا کہنا

خالق نے اپنے چہرے کے اَنوار سے اُنہیں بنایا ہے
جو ڈھلا تھا نور کے سانچے میں اُس نوری بدن کا کیا کہنا

گیسُوئے محمد کا صدقہ مہکا ہے باغ رسالت کا
اَصحاب ہیں جِس کے گُل بُوٹے، اُس جانِ چمن کا کیا کہنا

کربل میں کٹا کے سر اپنا، ہر طرف اُجالا کر ڈالا
اے چاند مدینے کے تیری اِس نوری کرن کا کیا کہنا

ڈُوبی ہوئی کشتی آتی ہے جِس نام سے آج بھی ساحل پر
اُس غَوث الاعظم جیلانی ، اُس ابنِ حسن کا کیا کہنا

فاقوں پر فاقے کرتے ہیں، ہَر اِک کی جھولی بھرتے ہیں
خود فَرش پہ صآئم سوتے ہیں، سُلطانِ زَمن کا کیا کہنا

تِری یاد سے نہ جدا کرے

مُجھے خوف کیا ہے جہان کا ، وہ ہزار ظُلم و جفا کرے
تِری یاد ہے مِری زندگی ، تِری یاد کو نہ جُدا کرے

ہو بُلند تارا نصیب کا سَبھی دیکھیں روضہ حبیب کا
مِرے لَب ہوں جالی کو چومتے ، وہ نصیب گھڑیاں خُدا کرے

جِسے درد اُن کا عطا ہوا ، اُسے زندگی کا مَزہ مِلا
جو مَریضِ عِشقِ رسول ہے ، نہ طلب کبھی وہ شفا کرے

جو بھی آیا دُشمنِ جان تھا ، اُسے بَڑھ کے سِینے لگا لیا
کہاں ایسا کوئی ہے دُوسرا جو جفا کے بدلے وفا کرے

ہیں عظیم آقا کی عادتیں ، ہیں عظیم اُن کی سخاوتیں
بَھریں جھولی پہلے غریب کی کہیں پِھر کہ مَولا بَھلا کرے

ہُوں غریب سب سے تو کیا ہوا ، مُجھے ہے محمد کا آسرا
مَیں ہُوں صائمؔ اُس کا گدا بنا جو طلب سے بڑھکے عطا کرے

کرم ہی کرم ہے

کرم ہی کرم ہے مِرے مُصطفیٰ کا کُھلے ہیں سخی کے کرم کے خزانے
خزانے سبھی اپنے لُطف و کرم کے محمد کی جھولی میں ڈالے خُدا نے

کرم ہی کرم مُصطفیٰ کر رہے ہیں عجب اُن کے فَیضان کے سلسلے ہیں
گداؤں کو دیدار ہیں دیتے اکثر وہ کنزِ خدا بانٹنے کے بہانے

شہنشاہِ عالم گدا بن گیا وہ سراپا عَطا درَ عطا بن گیا وہ
بَھرا جِس کا اِک بار دَامن کرم سے محمد کے دَستِ کرم نے عطا نے

غمِ زِندگانی کا مارا ہوا تھا بساطِ خوشی کو مَیں ہارا ہُوا تھا
مُجھے اِک نئی زِندگی بَخش دی ہے مدینے کی پُر کیف ٹھَنڈی ہَوا نے

مُقدّر مِرا یہ حسیں کِس قدر ہے مِری ! مُصطفیٰ کو ، ہمیشہ خبر ہے
گِرا ٹھوکریں کھا کے جب بھی میں صآئم مِرے آقا آئے ہیں مُجھ کو اُٹھانے

مدینہ دُوسرا کوئی نہیں ہے

فروغِ خُلد طَیبہ کی زمیں ہے
مدینہ فَرش پر عرشِ بریں ہے

بہشتوں کے کئی ہیں نام لیکن
مدینَہ دُوسرا کوئی نہیں ہے

مِری سرکار کا وہ پاک در ہے
فَرشتوں کی جہاں جُھکتی جَبیں ہے

مِرے دِل میں جو رہتے ہیں ہمیشہ
ٹِھکانہ اَصل میں اُن کا وہیں ہے

ہے جِس کی روشنی شمس و قمر میں
مدینے میں وُہی مہرِ مُبیں ہے

نبی کوئی ہو کتنا محترم ہو
مِرے محبوب کے زیرِ نگیں ہے

جو پلکوں پر رُکا آ کر ہے صآئم
یہ آنسو آتشیں دُرِّ ثمیں ہے

سکون میرا قرار میرا

مِرے محمد کا اسمِ اعظم سکون میرا قرار میرا
گدائی اُس تاجور کے در کی ، مِری بڑائی وقار میرا

وُہیں وہیں پہ کِھلے گُلستاں ، وہاں وہاں پہ بہار آئی
جہاں جہاں سے جِدھر جِدھر سے وہ گُزرا جانِ بہار میرا

نہ میں نے دیکھی شراب اَب تک نہ میں نے دیکھا شراب خانہ
بفیضِ نعتِ حضور ہے یہ ، سُرور میرا خُمار میرا

مُجھے یہ اِحساس عُمر بھر تھا رہا کہ ہُوں بے وطن ⇨ فر
کُھلا یہ طیبہ میں راز جا کر یہی تھا اَصلی دیار میرا

مصیبتوں میں گھرا ہوا ہوں میں ٹھوکروں سے گِرا ہوا ہوں
سنبھال پیارے خزاں رسیدہ چمن بھی آ کے نِکھار میرا

ہے شورِ طوفان بھی مسلسل ہے دِل بھی یہ ڈوب ڈوب جاتا
سفینہ بحرِ اَلم سے آقا ، کرم سے اپنے گُذار میرا

یہ مانا لائق نہیں ہے صآئم، کہ ہو گداؤں میں نام اِس کا
بنا لیں سگ ہی سگوں کا اپنے، کہیں تو کر لیں شمار میرا

پیام اُن کا

خُدا نے نام اپنے سے نِکالا پاک نام اُن کا
کلامِ پاک کی صُورت گیا ڈھلتا کلام اُن کا

نبی کے گیسُوؤں کا سِلسلہ شامِ ابد تک ہے
بَخطِّ نُور ہے لِکھا ہُوا حق نے دوام اُن کا

وہ خود بدلہ بُرائی کا بُرائی سے نہیں دیتے
ابُو لہبوں سے لیتا ہے خُدا خود اِنتقام اُن کا

ہے پڑھتا اُمتی جو بھی سلام اُن پر محبت سے
پہنچتا ہے اُسے رَحمت بھرا فوراً سلام اُن کا

وہ دِل دِل ہی نہیں پتّھر ہے یا ویران صِحرا ہے
نہ ہو جِس میں وُرُود اُن کا نہ ہو جِس میں قیام اُن کا

حَبش والو مُبارک ہوں بلالی نسبتیں تُم کو
شہنشاہوں کا آقا ہے فقیر اُن کا غلام اُن کا

تھی کُفرستان سے صآئم صدائے لا اِلہٰ اُٹھی
مِرے آقا مُعین الدّین، جب لائے پیام اُن کا

حدیثِ مُصطفیٰ کیا ہے

کِتاب اللہ کا حُسنِ معَانی
محمد مُصطفیٰ کی زِندگانی

فرازِ مُصطفیٰ ہے اُدنُ مِنّی
صدائے طور کیا ہے لن ترانی

رہے گا جاری و ساری اَبد تک
زمیں پر حُکم اُن کا آسمانی

جِدھر جائیں مہک اُٹّھیں فضائیں
ہے یہ بھی اُن کی آمد کی نشانی

کوئی جِدّت دِکھائے نعت میں کیا
ہے جبکہ بات ہی اُن کی پُرانی

زبور اِنجیل کیا قُرآن کیا ہے
اُنہیں کا تذکرہ اُن کی کہانی

حدیثِ مُصطفیٰ کیا ہے ؟ بتا دوں
اُنہی کی داستاں ! اُن کی زبانی

نبی کی نعت میں ہے عجز بہتر
کہاں کی دوستو ! جادو بیانی

زباں پر نام تو اُن کا رواں ہے
نہیں شعروں میں گر صآئم رَوانی

آپ کے نور سے

ذرّے ذرّے میں روشن ہے نُورِ نبی
چاند تارے بنے آپ کے نور سے
کہکشاں گُلستاں رَوشنی چاندنی
سب نظارے بنے آپ کے نور سے

نورِ ستّار سے آپ کا نور ہے
آپ نے دو جہاں کو دیا نور ہے
بَرگ و گُل آفتاب آسمان و زمیں
نور سارے بنے آپ کے نور سے

آپ کی پہلے خالق نے تخلیق کی
آپ نے پہلے خالق کی تصدیق کی
اَنبیاء اَولیاء اِبتداء اِنتہا
ماہ پارے بنے آپ کے نور سے

حور و غِلمان رِضوان رُوح الامیں
سِدرَۃُ المُنتہیٰ، خُلد و عَرشِ بَریں
آبشاروں کے گِرنے کے منظر حَسیں
پیارے پیارے بنے آپ کے نور سے

آپ کا نور ہر نور کا نور ہے
مِثلِ خوشبو ہویدا و مَستُور ہے
بحرِ مَوّاج ہے آپ کے نور سے
سَب کنارے بنے آپ کے نور سے

نور آتا نہ کیسے مِری بات میں

ہوتی صآئم نہ کیوں رَوشنی نعت میں

جبکہ حُسنِ تخیّل کے تخیُّل کے

اِستعارے بنے آپ کے نور سے

جاؤں تو کیسے

درِ شاہِ عالم پہ جاؤں تو کیسے
اُنہیں رُوسیاہی دِکھاؤں تو کیسے

مِرا دِل نہیں اُن کے رہنے کے قابل
اُنہیں گھر میں اپنے بُلاؤں تو کیسے

ہیں کون و مَکاں جبکہ اُن کی نظر میں
گُناہوں کو اُن سے چُھپاؤں تو کیسے

وہ خوابوں میں آئیں تو اُڑتی ہیں نیندیں
مُقدّر کو اپنے جگاؤں تو کیسے

مِری زِندگی کا سہارا وہی ہیں
اُنہیں پھر بھلا بھول جاؤں تو کیسے

وہ معصُومیت ، معصیّت میں سراپا
اُنہیں گر میں اپنا بناؤں تو کیسے

بَسیرا ہے صآئم کا ویرانیوں میں
چمن زِندگی کا سجاؤں تو کیسے

اَسریٰ کی شَب

چوم کے قدموں کو جبریل یہ عَرض سُناتے ہیں
چلیئے آقا ! خَالق اپنے پاس بُلاتے ہیں

اُس مَنزل کی راہوں کی میں کیا کھینچوں تصویر
جِس منزل میں جبرائیل کے پَر جَل جاتے ہیں

جلوۂ خالق پر تھے اب تک جو پُرنور حجاب
اُن کو جاکر خود ہی مِری سرکار اُٹھاتے ہیں

دو بانہوں کا جیسے آپس میں ہو میل مِلاپ
یوں قوَسَین کے گوشوں کو محبوب مِلاتے ہیں

اَسرٰی کی شَب سب کُچھ اُن کو حق نے کیا عَطا
پھِر بھی اُمّت کی خاطر وہ اشک بہاتے ہیں

اُدنُ مِنّی اَوْ اَدنیٰ سے اور بھی ہُوئے قریب
جَب طالب مطلوب دَنیٰ کی سیج سجاتے ہیں

عَرشِ مُعلّیٰ جُھک جاتا ہے کرتا ہے تعظیم
جَب نَعلَین نبی کے عرش کے اُوپر جاتے ہیں

اُن کے کرم سے بَدل رہی ہے ہم سب کی تقدیر
دو عالم کی صآئم جو تَقدیر جگاتے ہیں

تشریف لے آئیں

خُدا کے واسطے اَب یا نبی تشریف لے آئیں
نزع کی آ گئی ہے اَب گھڑی تشریف لے آئیں

سُنا ہے آپ آجاتے ہیں خود مُشکل کُشائی کو
بَڑی مُشکل ہے سَر پر آپڑی تشریف لے آئیں

غُلاموں کی نِگاہیں مُرتکز ہیں آپ کی رَہ پر
نِگاہِ لُطف فرما کر اَبھی تشریف لے آئیں

کِھلا کر پُھول زخموں کے بَنا کر ہار اَشکوں کے
سَجا رکھی ہے محفل آپ کی تشریف لے آئیں

مُسلسل ڈُوبتا جاتا ہے دِل پتھرا گئی آنکھیں
ہے میرا آخری دِن آج ہی تشریف لے آئیں

مُسلسل حسرتِ دِیدار میں ناچیز صآئم کی
مصیبت بن گئی ہے زِندگی تشریف لے آئیں

مُختار سے مانگیں گے

کونین کے مالک سے مختار سے مانگیں گے
منگتے ہیں مگر اپنی سرکار سے مانگیں گے

قاسم ہے جو اللہ کی ہر نعمت و رحمت کا
اُس شاہِ مدینہ کے دَربار سے مانگیں گے

دَربارِ محمد ہی دَربار ہے خالِق کا
سرکار کے صدقے ہی ستّار سے مانگیں گے

ہَم کیسے ہُوئے مُشرک ؟ مُشرک تو ہیں وہ ظالم
دَر چھوڑ کے ان کا جو اَغیار سے مانگیں گے

سرکار کی زُلفوں سے مانگیں گے گھٹا کالی
اَنوار سَحر اُن کے رُخسار سے مانگیں گے

جنت کی فضا ، رفعت سَب عَرش مُعلّیٰ کی
رَوضے کے دَرو بَام و دِیوار سے مانگیں گے

جس جِس بھی جگہ صؔآئم عکس اُن کا نظر آیا
ہَم نورِ مُجسّم کے اَنوار سے مانگیں گے

مدینے چلو

بیکسو بے نواؤ مدینے چلو
عاصیو پُرخطاؤ مدینے چلو
غَم میں ڈُوبی صداؤ مدینے چلو
آگ دِل کی بُجھاؤ مدینے چلو

نُورِ حقّ کی تجلّیٰ مدینے میں ہے
شَرحِ نُورٌ مِنَ اللہ مدینے میں ہے
بَلکہ اللہ بھی واللہ مدینے میں ہے
اَے مِری اِلتجاؤ مدینے چلو

رَحمتوں کا خزانہ مدینے میں ہے
حُسنِ کامل یگانہ مدینے میں ہے
حق کا مہمان خانہ مدینے میں ہے
بِھیک لینے گداؤ مدینے چلو

دوجہاں کا اُجالا مدینے میں ہے
مُصطفیٰ کملی والا مدینے میں ہے
سَب سے اَعلیٰ و بالا مدینے میں ہے
نَقشِ باطِل مِٹاؤ مدینے چلو

نور ہی نور پھیلا مدینے میں ہے
سب کے غم کا مداوا مدینے میں ہے
سب کا ملجا و ماویٰ مدینے میں ہے
لے کے اَب رہنماؤ مدینے چلو

مَیں یہاں میری مَنزل مدینے میں ہے
میری کَشتی کا ساحِل مدینے میں ہے
سَب دُعاؤں کا حاصِل مدینے میں ہے
میری پُر غم دُعاؤ مدینے چلو

سارے نبیوں کا دولہا مدینے میں ہے
کملی والے کا رَوضہ مدینے میں ہے
سب کے کعبے کا کعبہ مدینے میں ہے
لُطفِ سجدہ اُٹھاؤ مدینے چلو

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں مدینے میں ہیں
کیف پرور فضائیں مدینے میں ہیں
دُور ہوتی بَلائیں مدینے میں ہیں
نَعت صآئم سُناؤ مدینے چلو

پنجابی نَعتاں

گئے جد عرش تے

گئے جد عَرش تے محبوب پیارے
وِچھائے ربّ نے راہواں وِچ سِتارے

مِلے سَن اِس طراں مَطلُوب و طالِب
مِلن جِیوں دونہہ کماناں دے کنارے

اُہدے قدماں دی میں کی شَان دسّاں
ناں جیہنے عَرش تے جوڑے اُتارے

مِرا سوہنا جدوں اَقصیٰ چہ آیا
سلامی نُوں نبی جُھک گئے سی سارے

سِتارے ، کہکشاں ، چَن ، عَرش ، کُرسی
خُدا نے یار دے قدماں توں وارے

جَھلک اِک ناں جھدی مُوسیٰ نے جَھلّی
اُہدے کیتے سی رَج رَج کے نظارے

ملاپ ایسا سی صآئم لامَکاں تے
گئے بخَشے مِرے ورگے نکَارے

محمد دا میلاد اے

میرے سوہنے محمد دا میلاد اے
دَردِ دِل اَج تے خوشیاں منا لَین دیہہ
ہوئی آمد اے نَبیاں دے سردار دِی
پُھل ہنجواں دے راہ وِچ وچھا لَین دیہہ

بَزم جہناں دِی اے آپ وِی آن گے
رحم ساڈے تے سرکار فرمان گے
دَردو غم سَب دے سَب دُور ہو جان گے
کملی والے نوں محفل چہ آلَین دیہہ

دیواں جِند جان تیرے توں سَب وار میں
تیری آمد توں محبوب بلہار میں
رُک تے جا میریا سوہنیا پَل دِی پَل
مینوں فریاد اپنی سُنا لین دیہ

سَج گئے سارے گلیاں تے بازار اَج
ایتھے اَوناں غریباں دے غمخوار اَج
میرے محبوب رکھنا ایں اِس تے قدم
سیج دِل والی مینوں سجا لَین دیہ

لَے کے سوہنے نُوں جَد سِی حَلیمہ ٹُری
دِل تے ہَتھ رَکھ کے سوہنے دِی ماں آکھدی
خوش نصیبے توں لَے جائیں مِرے لال نوں
پَل دِی پَل ہور مینوں کھڈا لین دیہ

اَے حلیمہ توں اَوندی تے جاندی رَہویں
میرے سوہنے نوں چھیتی ملاندی رَہویں
ایہدے ہاَسے دَا صَدقہ اُتارن لئی
ہار ہَنجواں دے میں نوں بنا لَین دیہہ

کیوں منایئے ناں سوہنے دے میلاد نوں
اوہنے اوناں غریباں دِی اِمداد نوں
ایس صائمؔ دے درداں دِی فَریاد نوں
کملی والے دے رَوضے تے جا لَین دیہہ

ماہی بے مثال آگیا

آمنہ دا لال آگیا، ماہی بے مثال آگیا

وَالضُّحٰی دے چہرے والا ، لا اِلٰہ دے سہرے والا

لا مکاں دے ڈیرے والا ، ماہی بے مثال آگیا

آمنہ دا لال آگیا ماہی بے مثال آگیا

غاراں وِچ رون والا ، راتاں نوں کھلون والا

عَیب سَاڈے دھون والا ، سَخی لجپال آگیا

آمنہ دا لال آگیا ماہی بے مثال آگیا

کول اوہدے نور سارے جَلویاں دے طُور سارے

کیف تے سُرور سارے ، لَے کے سوہناں نال آگیا

آمنہ دا لال آگیا ماہی بے مثال آگیا

چَنّ ویکھے اوہدے وَلّے، راہ اوہدے حوراں مَلّے
سوہنے دی نِگاہ تھَلّے ، جَدوں سِی بلال ؓ آ گیا
آمنہ دا لال آ گیا ماہی بے مثال آ گیا

جگ سارا شاد ہویا ، غماں توں اَزاد ہویا
شِرک بَرباد ہویا ، کُفر تے زوال آ گیا
آمنہ دا لال آ گیا ماہی بے مثال آ گیا

قاَسِم و قسِیم سوہنا ، سَخی تے کریم سوہنا
رَحمتِ عظیم سوہنا ، عاصیاں دِی ڈَھال آ گیا
آمنہ دا لال آ گیا ماہی بے مثال آ گیا

اوہنوں بے ایمان آکھو ، دوسرا شیطان آکھو
اَج وِی اے جہدے حِصّے ، رَنج تے مَلال آ گیا
آمنہ دا لال آ گیا ماہی بے مثال آ گیا

اُچّا اے گھرانا اوہدا ، عاشق اے زمانہ اوہدا
ویکھ کے خزانہ اوہدا ، لَباں تے سوال آگیا
آمنہ دا لال آگیا ماہی بے مثال آگیا

سوہنے نال پیار پاویں ، غیراں دے ناں قابو آویں
کدی وِی نہیں جانا وچوں، شیشے چ جے وال آگیا
آمنہ دا لال آگیا ماہی بے مثال آگیا

سَماں ہویہ نُوری صآئمَ ، دُور ہوئی دُوری صائمَ
ہوگئی اے حضوری صائم ، سوہنے دا خیال آگیا
آمنہ دا لال آگیا ماہی بے مثال آگیا

مدینے دے اندر

بہشتاں دے جلوے نظارے فلک دے
مدینے دے اندر اُتارے گئے نے
ملی مغفرت دِی سَند اوہناں تائیں
جو عاشق نبی دے دوارے گئے نے

ناں کشتی مِری نوں سی ملدا کنارا
ناں کوئی سی بے آسرے دا سہارا
نِگاہِ کرم کملی وَالے دِی ہوئی
ہزاراں اِی مل ہُن سہارے گئے نے

ناں ڈر ویکھ کے غم دے طوفان اوندے
وظیفہ بَنا لَے محمد محمد
مِرے پیارے آقا محمد دے صَدقے
کروڑاں سفینے اُبھارے گئے نے

جیویں دُور چکی دِی کلی توں ہو کے
پُڑاں بیٹھ آ آ کے پِس جان دانے
ایویں دُور ہو کے محمد دے در توں
نصیباں سڑے لوک مارے گئے نے

رُخِ مُصطفیٰ چوں جو اَنوار برَسے
کوئی بَنیاں سُورج تے کوئی سِتارا
مِرے مُصطفیٰ دے جو فرمان ہوئے
اوہ قُرآن دے بن سپارے گئے نے

دَرِ مُصطفیٰ توں نے ملدے خزانے
تے بَخشش دے صآئم نے بن دے بہانے
اوہ جنت دا ویزہ لیائے نے جیہڑے
سَخی تاجور دے دوارے گئے نے

محبوب مِرے آجا

محبوب مِرے آجا رو رو کے ناں مَر جاواں
ڈُب ہنجواں دے وِچّ چلّیاں جے آویں تے تر جاواں

اِک تیرا دوارہ اِی دُکھیاں دَا سہارا اے
دَر چھڈ کے تِرا شاہا جاواں تے کِدھر جاواں

جی کردا زَیارت لئی ، رو رو کے کراں عرضاں
اَوقات میں فِر اپنی جَد ویکھاں تے ڈر جاواں

اِیہہ مَن دا ہاں میں تیرے دِیدار دے قابل نہیں
مَولا تِری بَستی دَا دِیدار تے کر جاواں

معراج ہے بس ایہو اِس ہجر دے مارے دِی
سَرکار دے راہواں تے سر رَکھّ کے گُزر جاواں

غم تیرے چ محبوبا تھم رو پئے کھجوراں دے
اِنسان ہاں میں کِیویں دُکھ ہجر دَا جرَ جاواں

جی کردا اے صآئم دَا ہُن شعر ناں جوڑاں میں
سَب ورقے کتاباں دے بسَ ہنجواں تھیں بھَر جاواں

دِیدار کرا دینا

لجپال نبی میرے درداں دِی دوا دینا
جد وَقتِ نزع آوے دامن دِی ہَوا دینا

مَر چَلّیاں ہاں رو رو کے، وِچّ ہِجر دے محبوبا
بے چَین نِگاہواں نوں دِیدار کرا دینا

دِل روندا اے جاندے نے جد لوک مدینے نوں
ہُن سانوں وی یا آقا دَربار وکھا دینا

سرکار دَی محفل وَچ جھولی ہاں وچھا بیٹھے
لَج رَکھ لوِیں لجپالا، خالی ناں اُٹھا دینا

خَیرات عطا کرنا سرکار دِی مَرضی اے
میرا تے سِی کَم اَیناں جھولی نوں وچھا دینا

صآئم دِی تمنّا ایں رہواں آکے مدینے وِچ
خواہ طیبہ دے کُتیاں دے پیراں چ بٹھا دینا

آوِی جا سوہنیا

آوِی جا سوہنیا ، آوی جا سوہنیا
صَدقہ شَبّیرؓ سرکار دَا آوِی جا
واسطہ تینوں تیری مسیحائی دَا
حال تک اَپنے بیمار دَا آوِی جا

غم دیاں بدلیاں ہر طرف چھَا گئیاں
رَہواں تک تک کے اکھیاں وی پتھرا گئیاں
یا حبیبِ خُدا اے مِرے دِلرُبا
بُھکھا عالم اے دیدار دَا آوِی جا

مُرتضائی تِری مُصطفائی تِری
تُوں خُدا تے ساری خُدائی تِری
تیرا وَسدا مَدینہ رہوے سوہنیا
صَدقہ طیبَہ دِی گُلزار دَا آوِی جا

وَاسطہ تَینوں زینبؑ دِی فریاد دَا
کرنا اِمداد ویلا اے اِمداد دَا
دُور کردے بَلا بہرِ مُشکل کُشا
صَدقہ حیدر دِی تَلوار دَا آوِی جا

پُھل زَخماں دے سارے سجا لَئے نے میں
ہار ہنجواں دے رو رو بنا لَئے نے میں
تیرے کمبل مُزمّل توں قُربان میں
جھُنبکملی دی ہُن مار دا آوی جا

تُوں مِرا دِلرُبا ، تُوں مِرا آسرا

ہور کوئی وِی نہیں میرا تیرے سِوا

دے رہیا تیرا صآئم صدا تے صدا

وَاسطہ ربّ ِ ستّار دَا آوِی جا

محبوب نوں آکھونی

اُجڑی نوں وسا جاوے ، لگیاں نوں نبھا جاوے
محبوب نوں آکھونی اِک وار تے آجاوے

ہُن دُکھڑے جُدائیاں دے میتھوں نہیں جرے جاندے
یا مینوں مِٹا جاوے ، یا دَرد مُکا جاوے

لَنگھ عُمر گئی میری سوہنے نوں اُڈیک دیاں
ہُن آخری ویلے تے دِیدار کرا جاوے

قُربان میں اُس توں جو گل کر کے مدینے دِی
اِک زَخم نَواں میرے زَخماں تے لگا جاوے

بَس یار نے دُکھ میرے جو کول سَدا رہندے
کی کرناں ایں سُکھ جیہڑا آوے تے چلا جاوے

محبوب دے غم اتوں ہر غَم نوُں میں وَار دیاں
محبوب دا غم آکے ، ہر غم نوں بھُلا جاوے

صآئم دے وظیفے لئی سوہنے دا اے ناں کافی
محبوب دا نام لیاں ہو دُور بَلا جاوے

مدینے دے والی

مدینے دے والی ، غریباں دے مولا
مدینے دے صدقے وکھادے مدینہ
نِگاہواں جُھکاواں تے دِیدار کرلاں
مِرے دِل نوں آقا بنادے مدینہ

مَیں قربان جَاواں تِری دَسترس توں
تِرے ہتّھ دے وِچ ہے نظامِ دوعالم
تِرے واسطے کوئی مُشکل نہیں مولا
مِری اکھّ دے اَندر سجا دے مدینہ

مدینے دے وِچ نے نظارے خُدا دے
مدینے دے وِچ نے پیارے خُدا دے
مدینے توں مولا میں وِچھڑ گیا ہاں
محمد دے صَدقے ملادے مدینہ

خُدایا میں دِن رات فریاد کرناں
میں مَر مَر کے جیناں تے جِی جِی کے مَرناں
کوئی غم ناں رہندا مدینے چ جاکے
زمانے دے سَب غَم بُھلادے مدینہ

ناں مَنگدا ہاں میں شہنشاہی جہاں دی
ناں مَنگدا رہائش ہاں باغِ جناں دِی
تمنّا ہے بس ایہو صآئم دِی آقا
مُقدّر مِرے وِچ لکھا دے مدینہ

بہار سوہنا آگیا

ساریاں رسولاں دا سنگھار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہار سوہنا آگیا

ہَتھ نے یداللہ اوہدے لباں تے قُرآن ایں
اوہدے نال سَج گیا سارا اِی جہان ایں
فَرش اُتّے عَرش دَا وقار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہار سوہنا آگیا

آپ رہ کے بُھکھے جہنے جگ نوں رجانا ایں
ساڈے جہیاں کوہجیاں نوں گل نال لانا ایں
ٹُٹیاں اوہ دِلاں دا قرار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہار سوہنا آگیا

لجپال نبی سوہنا لگیاں نبھائے گا
دھکّے کھان والیاں نوں سِینے نال لائے گا
وَنڈ دا یتیماں نوں پیار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہار سوہنا آگیا

صَدقہ حبیب دے میلاد دَا لُٹاندا اے
منگتیاں دِی جھولی اللہ پاک بھری جاندا اے
جھولیاں لئو تُسیں وِی کھلار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہَار سوہنا آگیا

عِید اَج عاشقِ رسول پئے مناندے نے
جھلّے ایویں گھر بیٹھے کئی سَڑی جاندے نے
بن کے ایمان دا مَعیار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہَار سوہنا آگیا

صآئم اوہدی یاد بیڑا پار کر گئی اے
ہنجواں دے نال میری جھولی بھر گئی اے
اَکھّاں اَگے اوس دا دیار سوہنا آگیا
بن کے زمانے دِی بہَار سوہنا آگیا

کعبے دا کعبہ

مِرے کملی والے دا گھر اللہ اللہ
سلامی جھنوں دیوے عَرشِ مُعلّیٰ

ہے جنت دِی جنت تے کعبے دا کعبہ
مِرے کملی والے دا ویہڑا محلّہ

مثال اوس سوہنے دِی لبھّیں گا کِتھّوں
جو پہلوں وِی کلاّ سِی ہُن وی اے کلاّ

جبیں اوتھے عاشق دِی جُھکدی رہوے گی
نبی نے وچھا دِتّا جتھے مصلّیٰ

سِی پتّھر بنے طُور دے اکھ دا سُرمہ
پیا جد محمد دا عکسِ تجلّیٰ

مُراد اپنے دِل دی میں پاواں گا صآئم
درِ مُصطفیٰ تے وچھایا اے پلّا

مدینے دے اندر بہاراں

خزاں دَا گُزر نہیں مدینے دے اندر
سَدا نے مدینے دے اندر بہاراں
ہے دوہاں جہاناں دا وَالی مدینے
مدینے توں دوہاں جہاناں نوں واراں

اوہ سوہنا مدینے دا لنگر چلاوے
جو خود کردا فاقے تے سب نوں رَجاوے
اُہدے دَر دے اُتّے فقیراں چ رَل کے
گدائی دے کاسے پھَڑے تاجداراں

نِگاہِ کرم کر مدینے دے والی
وکھا اپنے روضے مُقدّس دِی جالی
جُدائی دے اَندر حیاتی دا پَل پَل
مَیں سرکار صَدیاں دے وانگوں گزُاراں

مَیں پیغَام دیندا ہاں رہندا ہَوا نوں
کدی پُچھ کے آوے مِرے دِلرُبا نوں
کدوں دور ہووے گی ایہہ بیقراری
مدینے کدوں جاوناں بیقراراں

کرم دِی نظر کر مِرے کملی والے
غریباں نوں کیہڑا تِرے بِن سنبھالے
کویں زندگی میری گزُرے گی آقا
مِری جان کلی تے غم نے ہزاراں

غَماں وَالے جانن غماں دِی کہانی

کِسے توں ایہہ دَسّی نہیں جاندی زُبانی

جُدائی دے دَرداں دِی تَصویر صآئم

کیویں لَوحِ قرطاس اُتّے اُتاراں

سرکار توں ملدا ہر ویلے

محبوب مدینے والے دے دربار توں ملدا ہر ویلے
گل چھوڑ سویرے شاماں دی سرکار توں ملدا ہر ویلے

دَربار خُدائے واحد دا ، دَربار مدینے والے دا
لا رَیب خُدا دے ماہی دے دَربار توں ملدا ہر ویلے

ربّ آپ بنایا دو جگ دَا ، مختار مدینے والے نوں
لکھ ہون سوالی ہر ویلے مختار توں ملدا ہر ویلے

آبن مہمان مدینے دَا کشکول بنا لَے دِل تائیں
پھر ویکھ رسولاں نبیاں دے سردار توں ملدا ہر ویلے

اِک جان علی تے میں دونویں ، فرمان نبی نے کیتا اے
سرکارِ مدینہ تے حیدر کرّار توں ملدا ہر ویلے

ہے شان نرالی پنجتن دِی ،کَونین سوالی پنجتن دِی
سَب آل تے صآئم پنجتن دِی سَرکار توں ملدا ہر ویلے

ماہیا

شانِ محبوب

جَد کنکر تیَیں مارے

ٹُوں مارے نہیں محبوبا ، اوہ کنکر میں مارے

جِتھے پیَر اوہ پاندا اے

رات دے ویلے وِی اوتھے دِن چڑھ جاندا اے

کوئی نال نہیں رَل سکدا

حُسنِ محمد دِی کوئی جھال نہیں جھلّ سَکدا

لکھّ طُور بنا دیندا
ستّر ہزار وچوں گُھنڈ اِک وِی جے چاء دیندا

کَد اوہناں نوں شک پیندے
آقا دے مُکھڑے چوں جھڑے ربّ نوں تک لیندے

قُرآن پیا آکھے
اُس دی اَدا تائیں ربّ اپنی ادا آکھے

ویکھن وِچ تیرے نے
دَر اَصل ایہہ ہتھ تیرے ، ہَتھ سوہنیا میرے نے

جَد کِنکر تَیں مارے
توں مارے نہیں محبوبا ، اوہ کِنکر میں مارے

سَب خاطر تیری اے
لَب تیرے ہِلدے نے گل سوہنیا میری اے

اِنج صآئم جاواں گا
مَرن دے ویلے وِی اوہدی نعت سُناواں گا

مناقب

مقامِ عائشہ

ارفع و اعلیٰ و بالا ہے مقامِ عائشہ
احترامِ مصطفیٰ ہے احترامِ عائشہ

ایک مرکز پر سمٹ جاتی ہیں ماں کی عظمتیں
جب بھی آتا ہے لبِ مومن پہ نامِ عائشہ

اُن کی عصمت کی گواہی دیتی ہے سورۂ نور
ہوگیا قرآن میں ظاہر دوامِ عائشہ

تہمتوں کی ملتی ہے دُرّوں کی صورت میں سزا
یوں لیا کرتا ہے خالق انتقامِ عائشہ

عائشہ کے پاک گھر میں چاند ہے اُترا ہوا
حجرۂ محبوب ہے جائے قیامِ عائشہ

لب پہ یا قرآن تھا صآئم یا فرمانِ نبی
تھا مزین نور سے حُسنِ کلامِ عائشہ

جلوۂ جانانِ حیدری

دیکھا ہے جب سے جلوۂ جانان ، حیدری
ہر پھول میں ہوں دیکھتا میں شان ، حیدری

میں حیدری ہوں حیدری ایمان ہے مرا
میری فقط ہے دوستو پہچان ، حیدری

ہر دم ہے میرے پیشِ نظر اُسوۂ علی
دل میرا حیدری ہے مِری جان ، حیدری

نعرہ لگا رہا ہوں میں حیدر کے نام کا
میں کر رہا ہوں ہر طرف اعلان ، حیدری

زہرا بتول خانۂ حیدر کا ہیں چراغ
شبیر نورِ شمعِ شبستان ، حیدری

ظلم و ستم کی آندھیاں ہوں لاکھ زور پر
پھولا پھلے رہے گا گُلستان ، حیدری

صآئم علی کی بات ہے ربِّ جلی کی بات
فرمانِ مصطفائی ہے فرمان ، حیدری

سلام بحضور تاجدارِ کربلا

السّلام اے تاجدارِ کربلا
السّلام اے نورِ جان مرتضیٰ

السلام اے سب شہیدوں کے امام
السّلام اے ہم شبیہِ مصطفیٰ

تیری ذات پاک پر لاکھوں سلام
حاملِ ذبحِ عظیم و قل کفیٰ

تیرے اصغر اور اکبر کو سلام
اے بہارِ لالہ زارِ اِنّما

سُرخرو تو نے کیا اسلام کو
سبطِ پیغمبر بِنائے لااِلٰہ

السّلام اے سیّدہ زہرا کے چاند
خوں سے تیرے ہے دوعالم کی ضیاء

السّلام اے ابن حیدر السّلام
صآئمؔ ناچیز کا تجھ پر سلام

علی علی علی علی

چمن چمن کلی کلی
علی علی علی علی

علی امامِ دوجہاں ، علی جہاں کا پاسباں
علی وفا علی کرم ، علی حرم کا ہے حرم
علی نشانِ مصطفیٰ، علی ہے جانِ مصطفیٰ
علی امام اولیاء، علی صدائے ہر ولی
علی علی علی علی، علی علی علی علی

علی بہارِ گُلستاں ، علی وقارِ انس و جاں
علی ہے نورِ انجمن، علی ہے فخرِ پنجتن
علی پناہِ بیکساں، علی نبی کا ترجماں
پھرو گے تم جہاں جہاں، علی علی وہاں وہاں
علی نہاں علی عیاں، علی خفی علی جلی
علی علی علی علی، علی علی علی علی

علی نبی کی شان ہے ، علی نبی کی آن ہے
علی ہے نفسِ مصطفیٰ، علی نبی کی جان ہے
علی فرازِ عشق ہے ،علی نمازِ عشق ہے
علی کا نامِ پاک ہی، نوائے سازِ عشق ہے
علی کی دھوم دھام ہے ، نگر نگر گلی گلی
علی علی علی علی، علی علی علی علی

علی شکوہ رزم ہے ، علی ثبات عزم ہے
علی کے علم سے سبھی، یہ معرفت کی بزم ہے
علی کتابِ علم ہے ، علی ہی بابِ علم ہے
جہانِ کشتِ آرزو ، علی سحابِ علم ہے
علی کی بات بات ہے ، سرور میں ڈھلی ڈھلی
علی علی علی علی، علی علی علی علی

علی امام و مقتدیٰ ، علی علی علی عُلیٰ
علی امامِ ہر زماں، علی محیط بے کراں
نمازِ صائمِ حزیں، علی کا ذکرِ دلنشیں
وہیں پہ بات ختم ہے ،جہاں سے بات تھی چلی
علی علی علی علی، علی علی علی علی

حسین ایک نور ہے

حسین ایک نور ہے
حسین ایک نور ہے

حسین ایک نور ہے ، شعور ہی شعور ہے
فراستوں کی کان ہے ، سیاستوں سے دور ہے
حسین ایک نور ہے، حسین ایک نور ہے

حسین جانِ مصطفیٰ ، حسین شانِ مصطفیٰ
حسین غیرتِ علی ، حسین آنِ مصطفیٰ
حسین خود کلیم ہے ، حسین آپ طُور ہے
حسین ایک نور ہے، حسین ایک نور ہے

حسین حق و آگہی ،حسین نور و روشنی
حسین کے لہو سے ہے ،صداقتوں کی زندگی
اُسی کے دم سے سرنگوں، یزید کا غرور ہے
حسین ایک نور ہے، حسین ایک نور ہے

حسین حق کا ترجماں، حسین دیں کا پاسباں
نشانِ فتح و آبرو، حسین کی ہے داستاں
شرافتوں کے نام پر، حسین کا ظہور ہے
حسین ایک نور ہے، حسین ایک نور ہے

حسین وہ کتاب ہے ، جو روشنی کا باب ہے
حسین کامران ہے ، حسین کامیاب ہے
حسین کی مخالفت ، شرارت و فتور ہے
حسین ایک نور ہے، حسین ایک نور ہے

حسین باکمال ہے، حسین بے مثال ہے
حیات ہو یا موت ہو، حسین لازوال ہے
حسین کے حضور میں، حضور ہی حضور ہے
حسین ایک نور ہے، حسین ایک نور ہے

فقیر ہو یا بادشہ، مجھے غرض کسی سے کیا
ہے صائمِ غریب تو، گدائے آلِ مصطفیٰ
مِرے کلام میں جبھی، عجیب سا سرور ہے
حسین ایک نور ہے، حسین ایک نور ہے

مِل کر حسن حسین

جانِ رسول و قوتِ خیبر شکن حسین
نبیوں کے آفتاب کی روشن کِرن حسین

بیٹے جبھی کہا ہے رسالت مآب نے
پیکر نبی کا بنتے تھے مل کر حسن حسین

دین نبی کا گُلستاں محفوظ کر گئے
کٹوا کے اپنے سامنے اپنا چمن حسین

ساری زمیں کا باپ ہے بابا حسین کا
کیسے کہوں تھے کربلا میں بے وطن حسین

پنجتن کے نوری باغ کے وہ گُل ہیں پانچویں
خود اَلحسین مِنّی سے ہیں پنجتن حسین

ہر پھول سرخ سرخ ہے خونِ حسین سے
گلزارِ مصطفیٰ کی ہیں ساری پھبن حسین

صآئم کا سیلِ اشک بھی مرہون ہے تِرا
تجھ سے سجی ہے دَرد کی یہ انجمن حسین

لوح و قلم حسین

سر دے کے تو نے رکھ لیا دیں کا بھرم حسین
ہم عاصیوں پہ ہے تِرا کتنا کرم حسین

ہوتا کوئی نہ درد کی لذّت سے آشنا
دیتے نہ گر جہان کو اصغر کا غم حسین

بوسہ گہہِ رسول ہے تیری جبینِ پاک
سجدہ گہہِ جہاں ترا نقشِ قدم حسین

تارا تِرے نصیب کا ہوتا نہ کیوں بلند
نانا تِرا ہے وارثِ لوح و قلم حسین

راہِ حیات ہوگئی ہے راہِ مستقیم
سب ختم تو نے کردیئے ہیں پیچ و خم حسین

سایہ فگن ہے آج تک ہر اِک شہید پر
مشلِ رِدائے مصطفیٰ تیرا علم حسین

نانا ہے تیرا مصطفیٰ بابا تِرا علی
صآئم کرے گا شان کیا تیری رقم حسین

تاجداروں کو سلام

کربلا میں لُٹنے والے تاجداروں کو سلام
گُلشنِ اسلام کی تازہ بہاروں کو سلام

اُن کی شمشیریں تھیں یا رقصاں تھیں لاکھوں بجلیاں
شہسوارِ کربلا کے شہسواروں کو سلام

ہوگئے بازو قلم اُونچا مگر رکھا علَم
حضرتِ عباس جیسے جاں نثاروں کو سلام

جن کی لاشوں نے درخشاں کردی عاشورے کی رات
اُن محمد مصطفیٰ کے چاند تاروں کو سلام

ہوگئے سیراب جو پیاسوں کے تازہ خون سے
کربلا کے اُن پیاسے ریگ زاروں کو سلام

عمر بھر بہتا رہا جن سے مسلسل خونِ دل
چشمِ زین العابدیں کی آبشاروں کو سلام

بن کے قیدی شام کو جو شام کو صآئم چلے
اُن اسیروں بے سہاروں غم کے ماروں کو سلام

مہینہ محرّم دا

مہینہ محرّم دا ہر سال آوے
ہزاراں مصائب دے عنوان لے کے
کھلوتا اے تیراں تے تیغاں دی زَدوچہ
نواسا محمد دا قرآن لے کے

مخالف دے تیراں دی بارش دے اندر
نبی دے نواسے نے اعلان کیتا
مِری ظالمو پاک نسبت تے ویکھو
میں آیا ہاں نانے دا فرمان لے کے

کلیجے تھیں لا لاش اصغر دی سیّد
جے کیتی تے گل بات اینی سی کیتی
سوائے جہنم دے ہتھ کی جے آیا
مِرے ننھے معصوم دی جان لے کے

ایہہ زینب یا ربِّ جلی جان دا اے
نبی جان دا یا علی جان دا اے
ٹری کربلا چوں سی بیٹی علی دی
جو سینے چہ درداں دا طوفان لے کے

جِہدا خون وچہ وِیر ڈُبّا پیا سی
اوہ دیندی مدینے دیوچہ ایہہ صدا سی
مِرے ویر آجا اُڈیکاں ہاں کردی
میں شادی تساڈی دا سامان لے کے

سی میدان وچہ پیر شبّیر کہندے
میں لکھ وار ہاں جان نوں وار سکدا
میں جانِ نبی ہاں کوئی میرے کولوں
دِکھاوے تے سہی ہاشمی آن لے کے

حسینی ہاں صآئم حسینی رہواں گے
تے باطل نوازاں نوں ہر تھاں کہواں گے
جو ایمان دی جان دے ہین قاتل
کِویں ایتھوں جاون گے ایمان لے کے

تضمین

راضی رضا تے رہنا بڑا ای محال اے
راضی تقدیر اُتے فاطمہ دا لال اے

مصطفیٰ دے لال بیڑا دین والا تاریا
دین نوں بچاونے لئی بال بچہ واریا
پیاسیاں نے پانی دا وی کیتا نہ سوال اے

وکھرا جہان توں ایں حوصلہ شبیر دا
فیصلہ قبول جنہے کیتا تقدیر دا
گودی چہ نثار کیتا نکا جیہا بال اے

علی دا دُلارا دوہتا رب دے رسول دا
حامی اساں عاصیاں دا لاڈلا بتول دا
ایہو جیہا دسو کیہڑا ہور لجپال اے

تحفہ سی معصوم کیہا میں وی کوئی گھل لاں
تیر اِک بابا تیرے حصے دا میں جھل لاں
بنیا معصوم باپ اپنے دی ڈھال اے

اوہدے جیہی دسو صآئم ہور کیہدی شان ایں
نیزے اُتے سر جیہدا پڑھدا قرآن ایں
کربلا دے بادشہ دی کِتے ناں مثال اے

اے ابن علی اے غوثِ جلی

اے ابن علی اے غوثِ جلی اج بدل دویں تقدیراں نوں
تِرا قبضہ اے کُل خزانیاں تے ہُن پا دیہہ خیر فقیراں نوں

اسیں تھک گئے تک تک راہواں نوں نہیں ملدا چین نگاہواں نوں
اِک وار تے دید کرا چھڈیو اساں عاصیاں پر تقصیراں نوں

آ سوہنیا ویلا اے آون دا ساڈے سُتے لیکھ جگاون دا
تینوں واسطہ خونِ اصغر دا کھچ ساڈے غم دیاں تیراں نوں

مِرا غوث نبی پیارا اے حیدر دا نور ستارا اے
اوہدا نوری مُکھڑا چن ورگا شرماوے بدر منیراں نوں

اوہ جلوہ ذاتِ باری دا اوہ غوث ہے خلقت ساری دا
سب ولیاں دی سرداری دا ربّ تاج ہے پایا میراں نوں

سب فیض اوسے دے گھر دا اے اوہ مُردے زندہ کردا اے
اُس قطب بنایا چوراں نوں اُس پیریاں ونڈیاں پیراں نوں

اوہ ویہندا ساڈے حالاں نوں ہر اک دے سُنے سوالاں نوں
پُھل لاوے سُکیاں ویلاں نوں کردوے اَزاد اسیراں نوں

سگ غوث دے صآئم در دا رہو جا میراں میراں کردا رہو
یا غوث دا نعرہ توڑ دوے سب ظلم دیاں زنجیراں نوں

بگڑی نوں بنا دیویں

یا غوث جلی میری بگڑی نوں بنا دیویں
لجپال سداندا ایں لگیاں نوں نبھا دیویں

ڈر اوندا اے محشر دے میدان دی سختی توں
اُس وقت مریداں تے رحمت دی رِدا دیویں

ڈُبے ہوئے ورھیاں دے تارے سی جویں بیڑے
اِنج میرا سفینہ وی ساحل تے پچا دیویں

نانا ایں نبی تیرا دادا اے علی تیرا
نانے دے خزانے چوں کر خیر عطا دیویں

میخانۂ وحدت دا ساقی ایں شہنشاہا
اک کاسہ محبت دا مینوں وی پلا دیویں

دربار تے اون دیاں تاہنگاں نے بڑے چرتوں
صآئم نوں حیاتی وچہ بغداد وکھا دیویں

بابا گنج شکر

گنج کھولے نے اج بابا گنج شکر
جو وی لینا جے بن کے گدا منگ لوؤ
رہیئے محشر نوں بابے دے قدماں دیوچہ
آؤ مل کے ایہہ سارے دُعا منگ لوؤ

ایتھوں ہر چیز ہر ویلے ملدی رہوے
ہووَندی پوری ہر آس دل دی رہوے
منگ لئوو بھاویں نظّارے اجمیر دے
بھاویں طیبہ دی ٹھنڈی ہوا منگ لوؤ

ایس دَر اُتّوں مِلدا محمد دا در
ایس گھر وچوں خالق دا لبھدا اے گھر
ایتھوں صدقہ محمد دے ناں دا لوؤ
بھاویں ایتھوں بنامِ خدا منگ لوؤ

بزمِ شادی دیوچہ اولیاء آ گئے
مرتضیٰ آ گئے مصطفیٰ آ گئے
ویلا سنگن دا نہیں بلکہ منگن دا اے
عاصیوِ دامنِ مصطفیٰ منگ لوؤ

اج کسے دا وی دل بابے نہیں توڑنا
خالی اِک وی سوالی نوں نہیں موڑنا
دِلّی والے دا بھاویں کرم لے لوؤ
بھاویں کلیر دی خاکِ شفا منگ لوؤ

آگئی رحمتاں دی بھری رات اے

سج گئی میرے بابا دی بارات اے

کاہنوں صآئم میں اِک اِک نوں گن دا رہواں

سارے درداں دی ایتھوں دوا منگ لوؤ

مِرا خواجہ اے قطب الدین

مِرا خواجہ اے قطب الدین سخی لجپال زمانے سارے دا
اوہ قطب ہے سارے قطباں دا اوہ چانن قطب ستارے دا

اوہ قطب مدار زمین دا اے اوہ عکس معین الدین دا اے
اوہ دادا مُرشد صابر دا اوہ پیر فرید پیارے دا

تک اوہنوں دِل دی تاکی وچہ اوہ رہندا اکھ دی کاکی وچہ
تک اُس دی شان تے عظمت نوں سر جھکدا اے قطب منارے دا

اوہ وارث کچّی پلّی دا اوہ مالک دل دی دِلّی دا
اُس بھار ازل توں چکیا اے ہر چشتی ہولے بھارے دا

اج قطب نے ایتھے آنا ایں ہر دُکھ آپے نس جانا ایں
کم بدل دیناں تقدیراں نوں ہے اُسدے اِک اشارے دا

اعلان میں تھاں تھاں کردا ہاں میں اوس قطب دا بردا ہاں
جس ہر تھاں مان ودھایا اے صائم جیہے اوگن ہارے دا

بحضور پیر سیال

نور جاں جانِ جہاں فیض کا در خواجہ مِرا
شمسِ کونین کا تابندہ قمر خواجہ مِرا

شیخ الاسلام لقب کتنا اُسے جچتا تھا
شاہِ اجمیر کا ہے نورِ نظر خواجہ مِرا

اُس نے تاریکی مٹا ڈالی شبِ ظلمت کی
دے گیا دُنیا کو انوارِ سحر خواجہ مِرا

دِل تڑپ جائیں گے ہوجائیگا لرزہ طاری
اپنی اس بزم میں آجائے اگر خواجہ مِرا

علم و عرفان کا اِک نور اُدھر پھیل گیا
مِثلِ تصویر قمر آیا جدھر خواجہ مِرا

لوگ بھی لیتے ہیں فیضان ہزاروں صآئمؔ
مجھکو دیتا ہے باندازِ دِگر خواجہ مِرا

منقبت

ابوالکلام حضرت صاحبزادہ سیّد فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(آلومہار شریف)

فیضِ حسنین کا نوری پیکر کون ثانی ہے فیض الحسن کا
چھین ہم سے خزاں نے لیا ہے پھول تازہ نبی کے چمن کا

اُن کے دم سے تھی بزم بہاراں اُن سے تھی شمع دیں کی فروزاں
دیکھ کر تھا اُنہیں یاد آتا عکس حسنین کے بانکپن کا

اہلسنّت کے سرتاج وہ تھے حسنِ الفاظ کی لاج وہ تھے
ذات اپنی میں بھی انجمن تھے نور بھی تھے وہ ہر انجمن کا

وہ تھے بحرِ فصاحت کا دھارا ، تھا بلندی پہ اُن کا ستارا
اُن کی پر نور لوحِ جبیں میں ، نور تھا جلوہ گر پنجتن کا

وہ ہواؤں کا رُخ جانتے تھے ، اُٹھتے طوفاں کو پہچانتے تھے
جب بھی طوفاں کوئی اُٹھ رہا ہو ، اُن کا ماتھا تھا فی الفور ٹھنکا

اُن کی صائم نگاہوں پہ صدقے ، اُن کے حُسنِ تکلم پہ قرباں
کیا ہی کہنا ہے اُن کی اَدا کا ، کیا ہی کہنا ہے اُن کی پھبن کا

چومصرعے

تے

رباعیاں

طیبہ پاک دی پاک زمین اُتے

طیبہ پاک دی پاک زمین اُتے سجدہ ریز اسمان نوں ویکھ رہیاں
کر کے دِل والا شیشہ صاف ستھرا شیشے وچہ جہان نوں ویکھ رہیاں
سبزہ زار تے باغ بہار اندر کملی والے دی شان نوں ویکھ رہیاں
صاؔئم ذہن رسا دیاں ورقیاں تے
کِسے نویں عنوان نوں ویکھ رہیاں

تیرے غلط بیان نوں ویکھ رہیاں

من لئی نہیں تیری میں گل جھوٹھی تیرے غلط بیان نوں ویکھ رہیاں
شانِ نبی اندر کمی کرن والے تیرے ناقص ایمان نوں ویکھ رہیاں
تیری عقل نوں کراں تسلیم کیویں میں تے اوہدے فرمان نوں ویکھ رہیاں
صاؔئم کی آندا لے کے کی چلیوں
تیرے اَون تے جان نوں ویکھ رہیاں

وعدہ رہوے گا یاد الست والا

بن کے مست الست جے رہیوں ایتھے وعدہ رہوے گا یاد الست والا

جیہڑا بُود توں ہو نابُود جاندا کھل دا راز اُس تے بُود ہست والا

پاک نظراں تھیں ویکھ جہان تائیں کڈھ کے فرق فراز تے پست والا

کل دا کریں ناں کدی اُدھار صائمؔ

سودا چنگا اے دست بدست والا

مثال چن دی

اُسدے نال کی دیواں مثال چن دی چن تے اوہدے اشارے تھیں کٹ جاندا

لمحہ لمحہ اے شان بلند اوہدی چن گھٹ دا گھٹ دا گھٹ جاندا

اوہدے پیراں دی دھوڑ نوں دے بوسہ چن ادب سیتی پچھے ہٹ جاندا

جے ناں چن نوں جوڑ دا نبی صائمؔ

اوہدی اُنگل دا پھٹیا پھٹ جاندا

جھڑا چپ رہندا اوہو کھٹ جاندا

جھڑا پاسہ محبوب توں وٹ دا نہیں نکل اوہدے نصیب دا وٹ جاندا
درِ آقا تے بولن دا مل کوئی نہیں جھڑا چپ رہندا اوہو کھٹ جاندا
دامن چھڈ رسالت دیاں عظمتاں دا لوندا منکر توحید دی رٹ جاندا
صآئم چھڈ میلاد دے پاک کھانے
ملاں کھلاں قربانی دیاں چٹ جاندا

سارا پاک ظہور سرکار دا اے

نور ، حسن ، صباحت ، ملاحتاں دا پیکر رُخ پر نور سرکار دا اے
مہر و ماہ ، تارے ، کہکشاں اندر سارا پاک ظہور سرکار دا اے
پہلاں عاصیاں لنگھناں پلصراطوں بھریا ہویا ایہہ پور سرکار دا اے
صآئم نال مسکیناں دے سدا رہنا
کناں سوہنا دستور سرکار دا اے

عرش دے سائے تھلے

کجھ وی آکھ ناں کملیا کملیاں نوں رہندے جھلے نے عرش دے سائے تھلے
اوہناں کوئی نہیں حساب کتاب دیناں جیہڑے اللہ دی رحمت دے آئے تھلے
جیہڑی دھرتی تے پھرے فرعون وانگوں بندہ اوس دی آخر جائے تھلے
صآئم اُچی توں اُچی اُڑان والے
جد وی چاہیا اے موت نے لاہے تھلّے

چن دے جا کے بنان گے کی

تھلا دھرتی دا جیہڑے نہیں ویکھ سکے اُتے چن دے جا کے بنان گے کی
بھریا پیٹ نہیں جہناں دا فرش اُتوں جا کے وچہ خلاواں دے کھان گے کی
دولت دھرتی دی جاندے جو کرن ضائع دھرتی واسطے اوتھوں لیان گے کی
لٹکے ہوئے جو آپ خلا اندر
صآئم دوجے دے تائیں بٹھان گے کی

اعلیٰ کتے دستور نہیں ہور کوئی

نقشِ پا محبوب دے ویکھ لیناں کِتے چنگا اے چن دی زمین نالوں
اوہدی اُمت بن جاؤ تے گل وی اے سوہنا چن نہیں جیہڑے حسین نالوں
افضل نہیں افلاک دے رہن والے ایس دھرتی دے صآئم مکین نالوں
اعلیٰ کتے دستور نہیں ہور کوئی
کملی والے دے پاک آئین نالوں

ہن کی پیار دی کم مضراب دیناں

ہن کی پیار دی کم مضراب دیناں دِل دے سارے ای تار نے ٹٹے ہوئے
ناں اُس اَوناں ناں پونے میں گل اوہدے سبھے آساں دے ہار نے ٹٹے ہوئے
ٹٹ گیاں نے سانجھاں پیار دیاں وچو وچ سب یار نے ٹٹے ہوئے
صآئم جہناں تے ناز سی جگ کردا
ہن تے اوہ وی پیار نے ٹٹے ہوئے

دردِ دِل اج ذوق عطا کردے

دردِ دِل اَج ذوق عطا کردے چھم چھم اَج تے کرن برسات اَکھاں
کجھ ناں ویکھ سکاں کجھ ناں جان سکاں پاون غماں والی کالی رات اکھاں
آپے آوے تے ویکھ لے حال آپے اوہدے ول ناں پون اک جھات اکھاں
صآئم ہنجواں دے سانبھ ہار سُچے
پیش یار نوں کرن سوغات اکھاں

گل بن دی

جذبِ دل اج روک جذبات سارے ٹھنڈے ہوون جذبات تے گل بن دی
بات بات اندر ہندی بات پیدا کریئے کوئی نہ بات تے گل بن دی
رولا پایاں نہ وصل وصول ہندا اپچھے آپ اوہ وات تے گل بن دی
صآئم یار پیارے دے نام اُتوں
وار دیئے حیات تے گل بن دی

کالے دِل ہو گئے

کاہدا وعظ نصیحت نے اثر کرنا سن دے گن دے وی کناں توں ڈورے ہو گئے

پڑھ کے علم محمد دے عشق باہجھوں بن گئے فلسفی عقل توں کورے ہو گئے

چھڈ کے کئی راہِ مستقیم تائیں جیویں ٹُرے دنیا اوسے تورے ہو گئے

پے گئی دنیا آرام دے وچ صائمؔ

کالے دِل ہو گئے چہرے گورے ہو گئے

پچھان دل دی

ناں ہم ذوق لبھے ناں ہمراز لبھے کہنوں پھول دساں داستان دِل دی

ناں کوئی بائع ناں مشتری ملے کوئی پئی ہوئی اے خالی دُکان دِل دی

اپنے اندراوہ دونویں جہان ویکھے ہو جاندی اے جنہوں پچھان دل دی

ہن تے راہی وی اوندا نہیں کوئی صائمؔ

پئی ہوئی اے بستی ویران دل دی

واہ وا اساں تے کھٹیاں کھٹ لیّاں

نالے دل دتا نالے جان دتی واہ وا اساں تے کھٹیاں کھٹ لیّاں
جدوں خواب اندر سوہنا یار آیا اکھاں فوراً نصیباں نے پٹ لیّاں
مفت دِل میرا لیکے فیر میتھوں اوہناں پوریاں قیمتاں وَٹ لیّاں
ربّ دا شکر صآئم شکر کردیاں ای
اساں سبھے مصیبتاں کٹ لیّاں

عشق نبی دے نال انوار لے جا

جاناں پیناں ایں قبر دی وچ ظلمت عشقِ نبی دے نال انوار لے جا
بحرِ عالم چوں کشتی ایمان والی لا کے عشق والے چپو پار لے جا
خالی ہتھ گھر جایئے تے بُرا لگدا کجھ نہیں ہور تے سچا پیار لے جا
صآئم ہے جے کر دید دی تاہنگ تینوں
بھر کے اکھیاں وچ انتظار لے جا

توں تے آپ ہیں یار گواچا ہویا

جدوں ترن لگیں تیرے بھڑن گٹے اُچا اجے نہیں حرص دالا چا ہویا
جہنوں پیا لبھیں تیرے کول رہندا توں تے آپ ہیں یار گواچا ہویا
سِدھی جاوے گی کیویں اسواری تیری بھارا بھارا اے تیرا انجا چا ہویا
جانن والے دی صاؔئم غلامی باجھوں
لبھدا کدی نہیں یار کھڑا چا ہویا

بھاویں اِک تصویر نوں لکھ کر لے

اِک مِک ہوکے اوہو رہ سکدا اپنے آپ تائیں جیہڑا وکھ کر لے
اپنا آپ نا ہووے تے دوئی کاہدی بھاویں اِک تصویر نوں لکھ کر لے
پُل وچ گذر جاندا پُل صراط اُتوں اپنا آپ جیہڑا ہولا ککھ کر لے
پردہ جدوں غیریت دا پین لگے

فوراً بند صآئم بندہ اَکھ کر لے

حضرت منظور احمد منظور کی یاد میں

چشمۂ اشک بھی شعروں میں رواں ہو جیسے
اُن کو ''منظور'' یہی طرزِ فغاں ہو جیسے

یوں گئے دُنیا کو وہ ''دیدۂ بینا'' دے کر
زندگی اُن کے لئے کوہِ گراں ہو جیسے

اُن کی تصویر مِری آنکھ میں یوں پھرتی ہے

مضطرب جلوہ معاً کوئی عیاں ہو جیسے

ہر طرف اُن کی ہی تصویر ہے اُبھری اُبھری

پھر پلٹ آیا وہی پہلا سماں ہو جیسے

اُن کے اشعار میں نغموں کا تلاطم یوں تھا

فرشِ مخمل پہ کوئی رقص کُناں ہو جیسے

اُن کے اندازِ تکلّم کا تو کیا کہنا ہے

لے رہا داد کوئی اہلِ زباں ہو جیسے